بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقامت کی نیت کے بغیر کسی جگہ پندرہ دن سے زیادہ رکنا ہو، توکیا پوری نماز پڑھیں گے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مسافر کو معلوم ہے کہ میں نے 15 دن سے زیادہ رکنا ہے؟ لیکن وہ قیام کی نیت نہیں کرتا، توکیا وہ مقیم ہوگا یا مقیم ہونے کے لئے نیت کرنا شرط ہے؟

جواب

نیت دل کے ارادے کوکہتے ہیں، اس کے لئے زبان سے بولنا ضروری نہیں، اور جس شخص کو معلوم ہے کہ اس نے فلاں جگہ پندرہ دن قیام کرنا ہے، تواس علم کے ضمن میں اس کی نیت بھی لامحالہ پائی جارہی ہے، لہذا جس شخص نے یوں پندرہ دن سے زائد کسی جگہ قیام کرنا ہو اور اسے یقینی طور پر معلوم ہو کہ میں نے پندرہ دن رکنا ہی ہے، تو یہ شخص مقیم شمار ہوگا، اگرچہ قیام کی نیت نہ کرے۔

خلاصۃ الفتاوی میں ہے "فی الاصل النیة أن یقصد بقلبه فإن قصد بقلبه وذکر بلسانه کان أفضل "ترجمہ: دراصل نیت دل میں ارادہ کرنے کا نام ہے، پس اگر کسی نے اپنے دل میں ارادہ کیا اور زبان سے تلفظ بھی کیا، تو یہ افضل ہے۔ (خلاصة الفتاوي، ج 1، ص 79، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے "الحجاج إذا وصلوا بغداد ولم ینووا الإقامة وعزموا أن لا یخرجوا إلا مع القافلة ویعلمون أن بین هذا الوقت وبین خروج القافلة خمسة عشر یوما فصاعدا یتمون أربعا" ترجمہ: حاجی جب بغداد پہنچ جائیں اور اقامت کی نیت نہ کریں، لیکن ان کا یہ ارادہ ہو کہ وہ قافلے کے ساتھ ہی جائیں گے اور انہیں معلوم ہو کہ اس وقت سے قافلے کے نکلنے تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ وقت ہے، تو وہ مکمل چار رکعات پڑھیں گے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 139، 140، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں مگر قافلہ کیساتھ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ دن کے بعد جائے گا تو وہ مقیم ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 747، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5128

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1448ھ/22 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net